Reg. L. No ۴۰۳

THE ALHAKAM

qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیادر بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدیر المنیر :- قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گوئم باتو گر آئی چہادر قادیاں بینی ☆ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۱

نامصر
حرکت احمدیہ قاہرہ
اور
احمدیہ دارالکتب

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک تحریک انجمن احمدیہ قاہرہ کیلئے دارالکتب کی ضرورت پر شائع ہوئی تھی۔ ایسا ہی ایک مضمون اس سے پیشتر میں نے ایک دفعہ الفضل میں بھی شائع کر دیا تھا۔ اور پھر اس کے متعلق قادیان کے بعض دوستوں کو فرداً فرداً بھی خط لکھے۔ مگر ابھی تک کسی بزرگ بھائی نے انجمن احمدیہ قاہرہ کی اس اپیل کی طرف توجہ نہیں کی۔

میں نہیں جانتا کہ کیوں اس کی طرف چنداں توجہ نہیں برتی گئی۔ مجھکو اس امر کو تسلیم کر کے خوشی ہوتی ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ خدا کا ایک وحید سلسلہ ہے۔ جو کہ اس وقت ساری دنیا میں اپنی تحریکات کو پھیلا رہا ہے۔ اور اس کے افراد بہت غریب ہیں۔ ان کی مالی قربانی اس سے بہت بڑھ چڑھکر ہے جو کہ ان کی طاقت اور بہت ہے۔ اور پھر ایک وقت میں جبکہ بہت سی تحریکات ہیں۔ تو اہم تحریکات کو مقدم اور اس سے کم کو اس سے پیچھے۔ اور اسی ترتیب سے آگے پیچھے کر دیا جاتا ہے۔

اب جبکہ مرکز سلسلہ سے ایک دارالکتب کے لئے مولانا شیر علی صاحب تحریک کر رہے ہیں۔ اس تحریک کی چنداں اہمیت نہیں رہجاتی۔ اس لئے کہ مرکز میں اس قسم کی اہم لائبریری کا ہونا باہر کی بہت سی لائبریریوں سے زیادہ اہم ہے۔ مرکز کا مضبوط ہونا کسی قوم کی زندگی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس کی قوت سے ہر جگہ قوت پہنچ جاتی ہے۔ بہرحال سلسلہ کی اس تحریک کی اہمیت میں قطعاً کوئی شک نہیں ہے۔

مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رک سکتا کہ جیسے مرکز کی تقویت سے ہر عضو کو قوت ملتی ہے۔ اسطرح اعضاء کا عمدہ ہونا مرکز کی قوت کے لئے معین ہوتا ہے۔ اور یہ ایک واضح اور بدیہی مسئلہ ہے۔ جسکا انکار ہم کسی حالت میں بھی نہیں کر سکتے۔

ہمارے سلسلہ میں ایک ہی سال میں متعدد مقامات پر کئی دارالکتب کھل جانے کوئی مشکل نہیں ہیں۔ اور اس کا قطعاً کوئی بوجھ سلسلہ پر نہیں پڑ سکتا۔ ہمارا سلسلہ ایک علمی سلسلہ ہے۔ اور کم و بیش ہر شخص سلسلہ کی کتب اپنے پاس رکھتا ہے۔ یہ بالکل مسلم امر ہے۔ کہ ہر شخص کتب کا اسقدر شیدا نہیں ہوتا کہ دارالکتب کے رنگ میں کتب کو جمع کر دے۔ اور یہ بھی صحیح امر ہے۔ کہ احمدی احباب اکثر غیر احمدی لوگوں کو کتب مفت دیتے رہتے ہیں۔ جہاں سے اکثر اوقات وہ واپس بھی نہیں آتیں۔ پس جبکہ ہر سال سینکڑوں کتب خریدی جاتی ہیں۔ اور پھر ان میں سے نصف سے زیادہ کتب ہم مفت تقسیم کر دیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کے ایسے احباب ان کتب کو ایسے رنگ میں تقسیم نکریں جو کہ **صدقہ جاریہ** اور مفید ثمرات پیدا کرنے والا ہو۔

ایک ایسا دارالکتب جو کہ ہم یہاں کھولنا چاہتے ہیں اس کی کتابیں صدقہ جاریہ کے طور پر ہونگی۔ ایک کتاب دینے والا شخص بھی ایسا ہے۔ جیسے کسی نے کسی مجاہد بھائی کو جہاد کے لئے تلوار یا گھوڑا خرید دیا ہو۔

کتابیں ہم سے گم ہو جاتی ہیں۔ پھٹ جاتی ہیں۔ اور جسقدر انسان اپنی زندگی میں خریدتا ہے اسی قدر وہ کبھی جمع نہیں رہتی۔

تو پھر کیا وجہ ہم ان میں سے بعض ایسے کاموں کیلئے صرف کر دیں جو کہ سلسلہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکیں۔ اور ایک ایک دو دو کتب کا دیدینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہوتا۔ کہ ہم خرید کر دیں۔ اپنے کتب خانہ کی کتب سے چند کتب یا کم از کم ایک کتاب ہی اس غرض کے لئے صرف کر سکتے ہیں پیارو! عزیزو! خدا کے کام ہو جائینگے۔ کیونکر وہ

(دارالامان میں پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

بندوں کا محتاج نہیں۔ مگر کیا مبارک ہے وہ جو اس میں شریک ہو
انجمن احمدیہ قاہرہ نے کوئی زبردست اپیل آپ سے نہیں کی۔ بلکہ صرف چند کتب کی اور اس کا بوجھ بھی ایک شخص پر نہیں۔

ہماری مثال ایسی ہے جو بالکل دشمن کے سامنے ہو تم ہم سے زیادہ محفوظ ہو۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ان بھائیوں کی طرف توجہ نہیں کرتے جو کہ دشمن کے منہ کے سامنے کھڑے ہیں۔ کیا میں تم کو قاہرے کے عیسائیوں کی کوشش کو بتا کر کے غیرت دلاؤں۔ اس کے معنے یہ نہ ہونگے کہ میں زندہ حرکت کی توہین کر رہا ہوں۔ کہ اس کو جوش میں لانے کے لئے دوسروں کے واقعات بیان کر رہا ہوں۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایسا طریق اختیار کروں۔ پس میں تم ہی کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تمہارے بھائی دشمنوں کے منہ کے سامنے ہیں۔ انکی ضرورتیں ان کو مجبور کرتی ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کے سامنے امداد کو جمع کر کے ایک دارالکتب کھولدیں۔ یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ سلسلہ کا لٹریچر اردو میں زیادہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں اردو میں اکثر ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا وہ لوگ جو خود سلسلہ کی آواز کو عربی میں پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ محتاج نہیں ہیں۔ کہ سلسلہ کی کتب سے واقفیت پیدا کریں۔

تم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ اسی طرح دیا جس طرح کہ حضرت آنحضرت صلعم کا ساتھ میں سے بہت سے مسیح موعود کے صحابہ کہلا چکے ہیں۔ اور عسر و یسر کی گھڑیوں میں خدا کے رسول کے ساتھ رہے۔ اور تم میں سے بہت ہیں۔ جو اس راستے سے مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو گئے اور خدا کے قرب کو پا گئے۔

تم نے خلافت اولیٰ اور ثانیہ کی ان گھڑیوں میں جو دشوار گذار کہلا سکتی ہیں۔ راستبازی کی شاہراہ سے ادھر اُدھر قدم نہ رکھا۔

تمہارے نام کے جھنڈے امریکہ۔ لندن اور برلن میں اڑنے لگے تھے کہ قوموں نے تمہاری ثروت اور دولت کا اندازہ غلط لگایا ہے۔ اور انہوں نے اس راہ میں بہت سی ٹھوکریں کھائیں۔

کیا اسقدر عظمت کے باوجود خدا کے پیارے اور راستباز کہلا کر اور دنیا میں ایک ہی زندہ جماعت کہلا کر تم خارجی تاثیرات کے محتاج رہو۔ نہیں اور کبھی نہیں۔ تم خود اپنی زندگی کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو۔ اور خدا کے فضل بغیر کسی واسطے کے تم کو مل رہے ہیں۔

پس اٹھو میں تم سے اپیل کرتا ہوں۔ میں تمہارے سنہرے کارناموں کو تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ دیکھو کہ تمہارا نام اسوقت دنیا کے کونوں میں گونج اٹھا ہے۔ پس کیا اس عزت و شہرت کے بعد اس ذمہ داری کو بھول جاؤ گے جو تمہارے کندھوں پر رکھی گئی ہے۔ تم نے ساری دنیا کی اندھیری رات کے اندر روشنی کا سامان پیدا کرنا ہے۔ پھر خیال کرو اس اہم کام کے ہوتے ہوئے کیا ہم اس ٹھوکر

کام کو دیکھ کر خوشی سے بیٹھ جائینگے۔

مت خیال کرو کہ تم سے ہر روز اپیلیں کی جاتی ہیں۔ یاد رکھو کہ خدا نے تم کو اس لئے پیدا نہیں کیا۔ کہ تم راحت سے اپنے دنوں کو گذار دو۔ اگر تم بھی راحت کے خواب دیکھ رہے ہو۔ تو بتلاؤ پھر ہم میں اور ان اقوام میں جو اس **تاریکی کے زمانے** میں سوئی ہوئی ہیں۔ اور جس کو ہم **ابنائے ظلمت کے نام سے پکارتے ہیں**۔ کیا فرق ہوا۔

روشنی کے معنے ہی یہ ہیں کہ کام کرنے کا وقت ہے۔ اور اندھیرے سے مراد ہی یہ ہے کہ بے حس ہونے کا وقت پس تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ روشنی کر دو۔ اور دنیا کے اندر ایک ایسی سفیدی پیدا کر دو کہ ظلمت باقی نہ رہے۔ تمہاری مثال تو اس شخص کی ہے جس کی نسبت کہا گیا تھا۔ ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

حجاز کی زمین۔ روس کی زمین۔ فارس کی زمین تم کو بلا رہی ہے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے گذشتہ سالوں میں فرمایا تھا کہ فرانس کی کانگو کی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ اور اب دنیا اس سے کانپ رہی ہے۔ دنیا کا چپہ چپہ تم کو بلا رہا ہے تم کو سائبیریا کے جنگلات میں جانا ہوگا۔ اور ضرور جانا ہوگا۔ **تم اگر آج خوشی سے نہیں جاؤ گے** تو خدا تم کو اسی طرح لے جائیگا۔ جس طرح اس نے فرمایا۔ کہ میں مسیح موعود کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کرونگا۔ پس اس طرح سے اگر ہم اپنے فرائض منصبی کے لئے خوشی سے روانہ نہ ہونگے۔ تو بالکل اس بچے کی طرح ہمارا حال ہوگا۔ جو ہمیشہ ماں کے نرم و نازک محبت بھرے ہاتھ کو سر پر شفقت سے پھیرتے دیکھ کر یہ جان لیتا ہے کہ یہ ہمیشہ اسی طرح سے پھرا کرتا ہے۔ اور اس لئے اس کے احکام کی تعمیل میں کوتاہی برتنے لگ جاتا ہے۔

آخر وہی آنکھ جو محبت اور دل آویزی کا مجسم جادو ہوتی ہے۔ شرربار بن جاتی ہے۔ اور وہ ننھا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہ پیارا اور نرم ہاتھ ایک لوہے کا ہاتھ بن جاتا ہے۔ اور ماں جیسی شفیق اپنے لخت جگر پر سختی کرنے لگتی ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ سید نا خلیفۃ المسیح ثانی نے اخبارات سلسلہ کے متعلق اپیل کرتے ہوئے آخر یہ فرمایا کہ اگر اس پر تم توجہ نہ کرو گے۔ تو میں تمہارے چندوں سے کاٹ کر ان لوگوں کو روپیہ دیدوں گا۔

کیا تمہارے لئے یہ تازیانہ نہیں۔ کیا تمہارے لئے یہ فہمائش نہیں ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اگر تم جانو۔ پس دیکھو ماں سے زیادہ شفیق آقا آخر تمہارے لئے سخت ہو گیا۔ خدا تو ان سب سے زیادہ شفقت کرتا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بنی اسرائیل سے کیسی شفقت کی۔ اور پھر کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ جب انہوں نے نادان بچے کی طرح سے اس کو نہ جانا تو کیسی سختی کی۔ اور نبوت کا دروازہ ان پر بند کر دیا۔

پس یاد رکھو۔ تم کو دنیا کے ہر میدان میں گھوڑے دوڑانے ہونگے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہمارے گھر میں کچھ نہیں۔ ہم جمع کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ بونے کے لئے ہیں کیا وہ کسان بھی کامیاب ہوتا ہے۔ جو بیج کو بوتا نہیں بلکہ اس کو گھر میں نہایت حفاظت سے رکھتا ہے۔

خدا نے ساری دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے۔ اس میں کمیتی کرو۔ پس کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تم مال کو جمع کرو اور بو نہیں۔ پیارو! یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ساتھ تو خدا کے وعدے ہیں۔ ہم کو تو ان وعدوں کے سننے کے لئے جلدی کرنی چاہئے۔ ہم فقرا میں وہ غنی ہے۔ کہیں دنیا میں ایسا فقیر بھی دیکھا ہے۔ کہ وہ خاموشی سے گھر بیٹھ رہے۔ اک داتا کی بخشش کیا اس کو اپنی طرف نہیں کھینچتی۔

چلئے تو ایک دفعہ لکھنؤ میں دیکھا کہ وہاں ایک بیرسٹر صاحب کے مکان پر ہر جمعرات کو بہت **کوڑیاں** تقسیم ہوتی تھیں۔ اس کے لئے فقرا کئی گھنٹے پہلے جمع ہو جاتے اور کوڑیوں کے لینے میں بہت ہی کشتم کشتا ہوتے۔

پھر بتلاؤ ہمگر کس قدر جد و جہد کی ضرورت ہے۔ کہ جبکہ ہمارے ساتھ ساری دنیا کو ہمارے حوالے کر دینے کا وعدہ ملے اور وعدہ بھی عزیز و حکیم خدا کی طرف سے۔ بتلاؤ! اور خدارا غور کرو کہ ہم اسقدر وعدے کو سنکر جس طرح سے اس کے حصول کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ کیا اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم اس وعدے سے مستغنی ہیں۔ یا ہم نے اس کی اہمیت نہیں جانی۔

پس پیارو! ساری دنیا تمہارے سامنے ہے۔ اس کے اونچ اور نیچ میں تم کو جانا پڑیگا۔ امریکہ کا مشنری کہتا ہے۔ کہ یہاں ایل اور ارجنٹائین وغیرہ میں مشن کھولنے کی ضرورت ہے۔ بخارا کے احمدی تم کو بلا رہے ہیں۔ افریقہ کا مشنری اپنے وسیع کام کے لئے تم کو بلا رہا ہے۔ پھر کیا تم ان سب سے خاموش ہو جاؤ گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم نے اپنی جان اور مال اور اپنی اولاد سب کچھ خدا کے لئے **بیچ دی ہے**۔ اگر گذشتہ صدیوں میں صلیبی جنگیں تھیں۔ تو آج ہم کو ساری دنیا کی قوموں سے روحانی جنگ کرنی ہے۔ پھر اپنے لشکروں اور قوتوں کا موازنہ کر کے دیکھو۔ تم کو معلوم ہو جائیگا۔

پس کھڑے ہو جاؤ۔ ہم کو اپیلوں کے لئے نہیں بلکہ کام کے لئے فارغ کرو۔ ہم تمہارے ہاتھ میں ہیں اور ہتھیار کی طرح سے ہیں۔ اگر تم زور سے ہم کو چلاؤ گے۔ تو وار کاری ہوگا۔ ورنہ تیز ہتھیار بھی خود بخود نہیں چل سکتا۔ چہ جائیکہ ہمارے جیسے چھوٹے اور کند آلات۔

میری یہ اپیل تمام احمدی جماعت سے ہے جو

بجٹ دیر میں پھیلی ہوئی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو جانکر اس آواز کو جو کہ بظاہر بہت ہلکی اور خفیف ہے۔ مگر اس کے اندر سلسلہ کی عظمت کی شان پوشیدہ کی طرف متوجہ ہوں۔ ہم کو سلسلہ کی ہر ایک کتاب کی سخت ضرورت ہے۔ اخبارات الحکم اور بدر۔ نور۔ فاروق۔ تشحیذ۔ ریویو۔ فصل وغیرہ کے فائل اور رسالے کتابیں اور ٹریکٹ ہر ایک کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہر اہل دل اور ہر تڑپ رکھنے والے بھائی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے لئے مجھکو ایک دو تین جیسی کسی کو توفیق ہو کتب روانہ کر کے میری مدد کرتے ہی نہیں۔ بلکہ سلسلہ کی ایک عظیم الشان خدمت بجا لاتے ہیں۔ یہ سب باقاعدہ ایک رجسٹر بنا کر اس میں درج کر دی جائینگی۔ اور لکھ دیا جائیگا۔ کہ یہ فلاں بزرگ کی طرف سے ہیں۔ بلکہ اس امر کا اعلان بذریعہ اخبارات سلسلہ بھی کر دیا جائیگا۔ اور یہ کتب خانہ نظارت صیغہ اشاعت کی ملکیت تصور ہو گا۔

پس میں دیکھتا ہوں کہ کون بزرگ احباب میری اپیل پر لبیک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے اموال میں برکت عظیم دے۔

اس ضمن میں میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے دراصل اس دارالکتب کی بنیاد رکھدی ہے۔ اور اس میں پہلا نمبر میرے والد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب قبلہ کا ہے۔ انہوں نے ہی مجھکو مصر میں پہلے اپنے روپے سے روانہ کیا۔ اور میری بہت مدد کی۔ اس طرح سے مدد کی۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ وہ محبت اور خدمت وہ محبت پدری سے بہت زیادہ ہے۔ اور اس کی مثال مجھکو نہیں ملتی انہوں نے اپنے روپے سے مجھکو بعض کتب خرید کر دی تھیں۔ جن کو میں سلسلہ احمدیہ کی اس دارالکتب کیلئے وقف کرتا ہوں۔ اور ان کے اسناد اور ان کی نقلوں سے نظارت اشاعت کو اطلاع کر دوں گا

احمدیہ دارالکتب مصر کیلئے ایک عظیم الشان علمیہ

اس ضمن میں اور السابقون الاولون میں سلسلہ کے مخلص بزرگ حاجی سیٹھ ابوبکر یوسف تاجر جدہ کا شکریہ ادا کرنا میرے لئے از حد ضروری ہے۔ سیٹھ صاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے پہلے احمدی ہیں۔ جنہوں نے آج تک بڑی سے بڑی رقم سلسلہ کے لئے دی ہے۔ اور وہ اپنے اہتمام کی طرح سے سلسلہ کے لئے قربانی کی روح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان کو کوئی موقعہ نہیں ملا۔ مگر وہ اس میں ہمیشہ اول بیشی رہے ہیں۔ میں جو ان کے حالات بہت لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ سیٹھ صاحب فنافی الاحمدیت ہیں۔ اور اپنی ضرورتوں سے زیادہ سلسلہ کی ضرورتوں کا احساس رکھتے ہیں۔ آپ چند روز سے قاہرہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے آپ سے قاہرہ کی دارالکتب کا ذکر کیا۔ اسپر آپ نے اپنی جدہ کی لائبریری بخشی قاہرہ کے لئے وقف فرمانے کا وعدہ فرما دیا۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ انجمن احمدیہ قائم کیلئے یہ بہت ہی خوشی کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس تحریک جلد اس تحریک کی قبولیت کی روح پیدا کر دی۔ میں مجھکو یقین ہو گیا ہے۔ کہ میری یہ آواز جو صدا بصحرا اور خلوص کے سرچشمے سے نکلی ہے۔ رائگاں نہیں جائیگی کاش کہ دو تین اور ایوبکر میری اس تحریک کو یار آور بنانے کے لئے کھڑے ہو جائیں تاکہ میرے اس سال کے پروگرام کا ایک حصہ ختم ہو کر دوسرے میں مجھکو قدم رکھنے کا موقعہ ملے۔

میں احباب جماعت سے حضرت حاجی ابوبکر یوسف صاحب کی درازی عمر اور ان کے مال میں برکت کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں۔

سیٹھ صاحب آجکل دارالتبلیغ قاہرہ میں چند روز کے لئے مقیم ہیں۔ آپ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے مخدوم کو دیر تک سلامت رکھے۔ (آمین)

اب احباب کے لئے دارالکتب کی تکمیل کا کام بہت ہی ہلکا رہگیا ہے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

والسلام

خاکسار

محمد واضح احمد مبلغ از مصر

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے اگرچہ گلے کی شکایت بدستور ہے۔ اس لئے قلت کلام اور آرام کی ضرورت ہے۔ اور وہ جنس یہاں مفقود ہے۔ ۱۰ مارچ ۲۴ء سے ایک غیر معمولی سلسلہ تقریروں کا شروع ہو گیا ہے۔ جو مسئلہ اشاعت و تبلیغ اس اولوالعزم کی خلافت حقہ کی ایک بین دلیل ہے کہ انہی صحت و عافیت کو سلسلہ حقہ کی اشاعت کے بقاء پر قربان کر دینا آسان سمجھتا ہے۔ احقر اس کے ارادوں میں برکت عطا فرماوے۔ آمین۔

۲۔ ۱۰ مارچ سے ہفتہ کی صبح ۹ بجے سے مجلس مشاورت کے اجلاس شروع ہو گئے ہیں۔ (مفصل پھر)

جناب مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے کی متواتر شبانہ روز مصروفیت اس ہفتہ میں کام کرنے والے لوگوں کے لئے سبق آموز ہے۔ اس مجلس مشاورت میں جماعت کے بہترین دل و دماغ کے لوگ شریک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو بابرکت کرے آمین

۳۔ قادیان کے ہندوؤں میں بھی اسلام شروع ہو گیا ہے ایک اچھے گریجوایٹ کا نوجوان برضا و رغبت حلقہ اسلام میں داخل ہوا

۴۔ قادیان کے پاس موضع سیکھوان میں اچھوت اقوام میں احمدیت کا اثر ظاہر ہو رہا ہے۔ الحکم نمبر ۱۰

اپنے بھائیوں کیلئے دعا کرو!

سلسلہ کے ایک نہایت قدیم مخلص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی مکرمی منشی عبدالعزیز صاحب طیلر مایوں اپنے بچوں کے لئے حسب ذیل درخواست کرتے ہیں۔ اس مخلص خاندان کے لئے خصوصیت سے دعا کی جاوے جو جرمنی میں تعلیم کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

۱۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر عطاء الحلیم۔ ڈی کے امتحان میں اپریل میں شامل ہوگا۔ اس کی کامیابی کیلئے چھوٹا لڑکا عبداللہ مکینیکل انجینئرنگ پڑھتا ہے۔ اس کی کامیابی کے واسطے بھی دعا کی تحریک فرما دیں۔ اور دعا فرماویں کہ اللہ کریم مجھکو اور میرے بچوں کو اپنی امان میں رکھے۔ تیسرا لڑکا لاہور گورنمنٹ کالج میں اس سال بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دیگا اسکی کامیابی کے واسطے بھی دعا فرماویں۔ اور احباب میں دعا کے واسطے تحریک کریں۔ والسلام۔

۲۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صاحبزادی حضرت مسیح موعودؑ نے مالیر کوٹلہ سے میاں عبدالرحیم خالد صاحب خالد خلف الرشید حضرت نواب محمد علی خان صاحب کیلئے دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ میں اس خبر پر تادیب النساء میں انشاء اللہ ایک مضمون لکھونگا۔ سردست احباب سے درخواست ہے کہ وہ عبدالرحیم خان خالد (جو بغرض تعلیم انگلستان گئے ہوئے ہیں) کیلئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ عزت کیساتھ کامیاب کر کے جلد واپس لاوے۔ سلسلہ دینی دنیوی امداد ان سے حسبما ہے برکات اپنے خاص فضل سے انپر نازل کرے۔ آمین۔

۳۔ مجاہدین سلسلہ کی صحت اور کامیابی کی دعا اور سلسلہ کے آفاق میں پھیل جانے کی دعا

۴۔ سیٹھ عبداللہ کعائی الدین صاحب سکندرآبادی ایک خاص ابتلا میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صدق اور وفا کے اعلیٰ مراتب کے ساتھ اپنے دینی مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور ان کے خاندان کو اس نعمت سے بہرہ اندوز کرے۔ جو ان پر کی ہے۔

۵۔ سیٹھ حاجی ایم ابراہیم سکندرآبادی بعض مالی ابتلاؤں میں ہیں۔ ان کی فلاح اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے

۶۔ مخدوم محمد افضل صاحب سب انسپکٹر ٹرانسپورٹ کے فرزند رشید جو ایم۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں۔ بیمار ہیں۔ ان کی صحت اور کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۷۔ عنایت اللہ تاجر کتب قادیان کے لئے دعا کی جاوے۔

۸۔ سیٹھ محمد غوث احمدی حیدرآبادی (جو سلسلہ کے نہایت مخلص خادم ہیں) کے صاحبزادہ محمد اعظم امتحان میں شریک ہوا ہے۔ جو ۱۷ مارچ سے شروع ہو گا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خود سیٹھ صاحب کی ہر قسم کی کامیابی کے لئے بھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(اپنے الفاظ میں)

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء

ایک عام تمدنی قاعدہ

عام تمدنی قواعد کے ماتحت یہ بات بری سمجھی جاتی ہے کہ کوئی شخص کسی موقعہ پر کسی دوست یا بھائی کو یہ کہے کہ تم نے میری بات نہ مانی۔ اس لئے یہ نقصان ہوا۔ اگر ہماری بات مانتے تو یہ نقصان نہ ہوتا۔

قرآن کریم کی رائے الزام دینے والوں کے متعلق

قرآن کریم نے ایک لڑائی کے موقعہ پر بعض لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مشورہ دیا اور ان کی رائے پر عمل کر لیا گیا۔ لیکن عمل کرنے کے بعد جب نقصان پہنچا۔ تو ان لوگوں نے جن کی رائے کے برخلاف عمل کیا گیا تھا الزام دینا شروع کیا۔ کہ ہم نے پہلے یہ نہیں کہدیا تھا۔ کہ ہماری رائے پر عمل کرو۔ ورنہ نقصان ہوگا۔ تم نے عمل نہ کیا۔ اس لئے نقصان ہوا۔

قرآن کریم نے ان کے اس طریقہ کو منافقانہ طریق کہا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ تمہاری ہی رائے پر عمل کیا جائے۔ اور اس پر ہی چلا جائے۔ اور ساتھ ہی اس تمدنی قاعدہ کی تصدیق کر دی ہے جو عام رائج ہے۔

سوال

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف قرآن نے عام رائج تمدنی قاعدہ کی تصدیق کی ہے۔ اور دوسری طرف ان کے الزام دینے کو منافقانہ طریق کہا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

جواب

اس سوال کا یہ جواب ہے کہ بعض لوگ جو مرتبے اور درجے میں کم ہوتے ہیں۔ یا برابر ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ اور ایسا کیوں کیا۔ پس اس بات سے منع کیا ہے۔ کہ چھوٹے بڑوں کو یہ کہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔

ہاں قرآن کریم نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے جو کہ تربیت کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کے ذمہ دار ہیں وہ ان کو جن کی وہ تربیت کرتے ہیں۔ اور جن کے ذمہ دار ہیں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم نے ایسا کیا تب یہ نقصان ہوا۔ ماں باپ بچہ کو کہہ سکتے ہیں کہ وہاں جانے اور کھیلنے سے تم کو منع کیا تھا۔ تم وہاں گئے۔ اور تم کو چوٹ لگ گئی ایک استاد شاگرد کو ملامت کر سکتا ہے۔ اور یہ کہہ سکتا ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ اور ایسا کیوں نہ کیا۔ برخلاف اس کے بچہ ماں باپ کو اور شاگرد استاد کو ملامت کرے۔

پس اگر بچے کی بات یا شاگرد کی بات کو رد کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس شخص کی بات کو توڑا جائے جسکو کہنے کا حق ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔

ایک اہم واقعہ اور مسلمانوں کا سابقہ رویہ

اس عہید کے بعد میں ایک واقعہ کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ جو اہم ہے۔ اور وہ خلافت کا سوال ہے۔ ترکی قوم کی جب انگریزوں سے لڑائی ہوئی تو سب قوموں نے انگریزوں کی مدد کی اور علماء نے فتوے دئے کہ انگریزوں کے ساتھ چونکہ ہمارا معاہدہ ہے۔ اس لئے ان کو مدد دینی چاہیئے۔ ترکوں کے سلطان کو اس وقت بھی خلیفہ مانا جاتا تھا۔ لیکن باوجود اس کے جاننے کے کہ لڑائی مسلمان ترکوں سے ہی انگریزوں کی ہے مل کر عراق میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا گیا۔

مسلمانوں کا موجودہ رویہ سابقہ رویہ کے خلاف ہے

شروع میں تو مسلمانوں نے دل کھول کر کئی مقامات پر ترکوں سے لڑائی کی اور انگریزوں کی مدد کی۔ لیکن آج جو وہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ پہلے عقیدہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور عین صلح کے وقت ملک میں عدم تعاون کی تحریکیں کیں اور بائیکاٹ کئے۔ اور ملک میں بدامنی کی اور ہجرت کی تحریکیں کیں۔ اور ایک کثیر حصہ مسلمانوں کا کابل کی طرف ہجرت کر گیا۔

ہم پر ایک الزام اور اس کا جواب

ہم پر یہ الزام دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں کے خوشامدی ہیں۔ اور بزدلی کی وجہ سے انگریزوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور زور دیا جاتا تھا کہ ہم انگریزوں سے بالکل انقطاع کریں۔ اور عدم انقطاع کی صورت میں دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ اور کہا جاتا تھا کہ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ جنگ کرتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں۔

جواب اوّل

اول یہ کہ ہم ان کو خلیفۃ المسلمین ہی نہیں مانتے تو پھر ان سے جنگ کرنے میں کیا برائی ہو سکتی ہے

جواب دوم

دوسرے یہ کہ ہم نے لڑائی ترکوں سے کی (نہ کہ خلیفۃ المسلمین سے) جو کہ ہمارے بادشاہ کے مخالف تھے۔ پس ہم اپنے بادشاہ کے مخالف سے لڑنے گئے اور بادشاہ وقت کے مخالف سے لڑنا شرع کے لحاظ سے کوئی ممنوع امر نہیں۔ بلکہ پسندیدہ امر ہے۔

ہمارا سابقہ رویہ

ہم نے ہی انگریزوں کی مدد کی اور ہماری جماعت کا ایک کثیر حصہ فوج میں بھرتی ہو کر ترکوں سے مختلف جگہوں پر مقابلہ کرنے کے لئے گیا۔ اور ہم جسطرح پہلے انگریزوں کیساتھ وفاداری رکھتے تھے۔ آج بھی رکھتے ہیں۔ ہمارا طریقہ جو پہلے تھا اب بھی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا پہلا طریقہ کچھ اور تھا۔ اور اب کچھ اور ہے۔ پہلے وہ ترکوں کے مخالف تھے اور ان کے برخلاف انگریزوں کو مدد دیتے تھے۔ ان کے علماء بھی انگریزوں کے حامی تھے۔ لیکن صلح کے وقت ان کے علماء نے عدم تعاون کی تحریکیں کیں۔ اور بائیکاٹ کیا۔ اور ہجرت پر لوگوں کو تحریص دلائی۔ مسلمانوں نے اپنے پہلے طریقہ کو چھوڑ دیا۔ لیکن ہم اب بھی اپنے پہلے طریقہ پر قائم ہیں۔ اور انگریزوں کی حمایت اور وفاداری میں ہیں۔

ہمارا موجودہ رویہ اور ایک قابل توجہ امر

ہمارا موجودہ رویہ ہی انگریزوں کی حمایت اور ان کی وفاداری کا ہے۔ لیکن صلح کے وقت ہم کو بھی اس بات کا خیال آتا تھا۔ کہ چونکہ ترک مسلمان کہلاتے ہیں۔ اس لئے یورپ نے ان پر جو مسلمان ہونے کے سختی کی۔ اسٹریا کے علاقوں کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ علیحدہ رہنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور ان کے باقی ماندہ چھوٹے سے علاقے کو آزادی دی۔ برخلاف ترکی علاقوں کے ان کو جبراً الگ کیا گیا۔ اور مختلف قوموں کو اختیار دیا گیا کہ وہ ان پر قبضہ کریں۔ اس لئے ہمارا حق تھا کہ ہم گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کرتے کہ سیاسی طور سے معاملہ کرو۔ نہ کہ مذہبی طور سے۔ اور یہ صلح سیاسی طور سے ہو۔ نہ کہ مذہبی طور سے۔

بعض انگریزوں کی رائے ہمارے متعلق

شروع شروع میں بعض انگریزوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف ہیں لیکن آج وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ ترکوں سے صلح کے وقت سختی برتی گئی تھی۔ (جیسا کہ ہم نے لکھا تھا) اور جو رائے جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ بہت پسندیدہ اور قابل عمل تھی۔ لیکن اگر اسوقت جماعت احمدیہ کی رائے پر عمل درآمد کیا جاتا تو فساد کا اندیشہ تھا لیکن جیسا کہ ہم نے صلح کے وقت بتایا تھا۔ کہ یہ ترکوں کے حق میں سختی ہے۔ آج اس کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اور تسلیم کیا جاتا ہے کہ واقعی سختی برتی گئی تھی۔ اور اب نرمی کی گئی۔ اور تبدیلی کی گئی ہے۔

کیا تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں!

شیعہ سلطان کو خلیفہ تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں

پھر تعجب کیا گیا۔ اور اس کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی کہ تمام مسلمان سلطان کو خلیفۃ المسلمین

تسلیم کرتیں۔ میرا چونکہ جانا مناسب نہ تھا۔ اس لئے میں نے صرف ٹریکٹ روانہ کئے۔ اور ان میں لکھا۔ کہ شیعہ لوگ سلطان کو خلیفہ تسلیم نہیں کرتے۔ اگر شیعہ لوگ خلیفہ اسلام میں کسی کو سمجھتے تو وہ سات سو سال تک یونہی لڑائی نہ کرتے۔

شیعہ نے ابوبکر عمر کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا تو وہ کس طرح سلطان کو خلیفۃ المسلمین کو مان سکتے ہیں۔

احمدی جماعت سلطان کو خلیفہ نہیں مانتی

اسی طرح احمدی جماعت بھی سلطان کو خلیفہ نہیں مانتی اسلامی خلیفہ آگیا ہے اور وہ احمدؑ ہے۔ صرف خلیفۃ المسلمین ایک بادشاہ ہے ہم اس کو ماننے کے لئے ہرگز ہرگز تیار نہیں۔ پس احمدی جماعت بھی نکل جائیگی۔

وہابی یا اہلحدیث بھی سلطان کو خلیفہ نہیں مانتے

وہابی یا اہلحدیث سلطان کو خلیفہ نہیں مانتے اور جب سے یہ جماعت قائم ہوئی ہے اس کے لیڈر اور اس کے معزز لوگ خلیفۃ المسلمین کے ماننے سے الگ رہے ہیں اگر کسی نے خلیفۃ المسلمین کا اقرار بھی کیا تو اور لوگوں کے لحاظ سے۔ کیونکہ وہ مانتے ہیں کہ جو خلیفہ ہو اس کے لئے قریشی ہونا ضروری ہے۔ اور موجودہ سلطان قریشی نہیں۔

سنی بھی خلافت کے قائل نہیں

سنی بھی خلافت کے معاملے میں تمہارے ساتھ نہیں۔ بلکہ الگ ہی ہیں۔

مسلمانوں کا ایک عقیدہ

مسلمانوں کا ایک عقیدہ یہ تھا۔ کہ ہماری سب سے صلح ہو سکتی ہے۔ لیکن منکر خلافت سے کبھی بھی صلح نہیں ہو سکتی۔ اور خلیفہ کے نام سے ہی تو وہ چندے جمع کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کی جیبیں خالی کرتے تھے

موجودہ خلافت کی حالت

غازی مصطفیٰ کمال پاشا جبکہ کہ اپنا منجی اور رہبر خیال کرتے تھے۔ اور اس کے نام پر اپنے آپ کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کہتا ہے کہ خلافت نہیں چاہیئے۔ اور خلافت اسلام کے لئے مضر ہے۔ اور اس کی ہستی جمہوریت کے لئے بھی ضرر رساں ہے۔ اور یہ نہیں کہ وہ سلطان کی معزولی کا خط بھیج دے۔ بلکہ نہایت ہی ذلت سے سلطان کو تخت پر سے اتارتا ہے۔ وہ اپنے سپاہیوں کو اس وقت بھیجتا ہے جبکہ وہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے تو سپاہی جا کر کہتے ہیں۔ کہ تخت سے اتر آؤ۔ اور نہ صرف اسکو تخت سے اتارنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو اور اس کی اولاد کو تخت سے محروم کرکے ہمیشہ کے لئے ملک سے جلا وطن کر دیتے ہیں۔ اس کی اس وقت کیا حالت ہوگی۔ کیا خیالات اس کے دل و دماغ میں چکر لگاتے ہونگے۔ اور ان کی سابقہ وفاداری کا خیال اس کے دل میں آتا ہوگا۔ کہ کل تک تو یہ میرے لئے چندے کرتے تھے۔ اور میری مدد کے لئے ہر طرح تیار تھے۔ لیکن آج مجھے یہ ذلت سے تخت پر سے اتارنا چاہتے ہیں۔

احمدی قدم خلیفہ سے کبھی ایسا سلوک نہ کرتی اور نہ اسکو ذلت کے ساتھ تخت سے اتار کر اس کو اور اس کے اہل و عیال کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر کرتی اور تخت سے محروم کرتی۔

خلیفہ کے معزول کرنیکی وجہ

ترکوں نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ جب تک یہ خلیفہ ہے۔ ہمارے لئے کسی قسم کے فوائد کی امید نہیں ہو سکتی۔ اور خلیفہ کو خود اپنا یا جانا تھا۔ کہ اگر یہ رہا تو ہماری بہتری کے لئے کچھ نہیں ہو سکتا۔

چونکہ ہندوستان کے علماء کا خیال تھا۔ کہ سیاسی اختیارات بھی خلیفہ کو دئے جائیں۔ اس لئے ترکوں نے اس سے ڈر کر کہ کہیں یہ اپنے اختیارات وسیع کر لے۔ اور سب مسلمانوں کا بادشاہ بن جائے اس کو معزول کر دیا۔

پس میں چونکہ ایسے مقام پر کھڑا ہوں۔ جو کہ اصلاح کرنے کا مقام ہے۔ ایک دفعہ پہلے کہہ چکا ہوں کہ تم عدم تعاون اور بائیکاٹ نہ کرو۔ اور ہجرت کی تحریک کو روکو۔ تم نے اس وقت کچھ پروا نہ کی۔ اور تمہاری ہجرتوں اور بائیکاٹوں کا کیا برا نتیجہ نکلا۔

اب پھر کہتا ہوں کہ تم اس آواز کو سنو۔ جو خدا نے پیدا کی۔ اور آج کوئی طاقت کام نہ آئیگی۔ جب تک احمدیت کا جوا اس کے کندھے پر نہ ہوگا۔

پس وہی شخص خلیفہ ہے۔ جسکو کہ خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور وہی **غلام احمدؑ** ہے جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب ہو کر لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا۔

حسین کامی کی نسبت پیشگوئی

حضرت صاحب کی وہ پیشگوئی جو حسین کامی کی نسبت کی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ کیا ممکن نہ تھا۔ کہ جو کچھ ترکی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا ہے۔ وہ دراصل صحیح ہوا اور ترکی گورنمنٹ کے خبر ادارہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں۔ اور خدا کی خدا نے کہ تحقیق فرمایا کہ اس شخص کی سرشت میں نفاق کی رگ آ گئی ہے۔

پیشگوئی تھی [illegible] ایک دفعہ سلطان [illegible] وقت میں [illegible] کے متعلق اور ایک خدا

کس صفائی سے کچے دھاگے ٹوٹ گئے۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ وہ لوگ جو کہ سیاست کے میدان سے دور سمجھے جاتے تھے۔ آج انہی کی رائے کو مانا جاتا ہے۔ کہا جاتا تھا۔ کہ بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ کے لوگ سیاست کو کیا جانتے ہیں۔ لیکن وہی گلا جو نہیں بیٹھا۔ اور وہی آواز جو کہ خدا کی طرف سے تھی۔ اسے آج تسلیم کیا جاتا ہے

تمام دنیا کی نظر ہندوستان پر ہے

ہمیں ترکوں کی طرف سے آواز آتی ہے۔ کہ اسلام کی خدمت اور ہماری مدد کرنے والا صرف ہندوستان ہے۔ آج خلیفۃ المسلمین بھی یہی کہتا ہے۔ کہ ہمارا فیصلہ ہندوستان ہی کریگا۔ گاندھی کی وہ تار جو اس نے محمد علی کے نام روانہ کی ہے اسمیں ہے کہ ہندوستان سے ہی ترقی ہے۔

کیوں تمام دنیا کی نظر ہندوستان پر ہے

کیا وجہ ہے کہ ایران جیسی باطنی مذہب کا باطنی گذرا ہے۔ اور شام اور امریکہ جس میں کہ ڈوئی گذرا ہے لوگوں کی توجہ اپنی طرف منعطف نہیں کرتے۔ کیوں لوگوں کی انگلیاں ہندوستان کی طرف اٹھتی ہیں۔

دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ خیالات کے لوگ ہندوستان میں گذرے ٹیگور ہندوستان میں مشہور ہے۔ بوس بھی سائنس والوں کا مایہ ناز ہندوستان میں ہوا۔ اعلیٰ درجہ کے فلاسفر بھی ہندوستان میں۔

غرضیکہ تمام دنیا کے لوگ ہندوستان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ہندوستان ہی آج تمام لوگوں کی توجہ کی جگہ بنا ہوا ہے۔ اس لئے کہ خدا دنیا کی نظر بڑے بڑے ہندوستان کے نامور لوگوں پر پڑیگی۔ تو مڑ مڑ کر غلام احمدؑ پر ہی پڑے گی۔ جس کے طفیل سے یہ لوگ مشہور ہوئے۔

پس ہندوستان اس لئے لوگوں کی توجہ کی جگہ بنا ہوا ہے۔ اور اسی لئے لوگوں کی نظریں اس طرف اٹھتی ہیں۔ کہ اس میں خدا کا پیارا غلام احمدؑ (جو کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جذب ہوا) مبعوث ہوا۔

میں نے پہلے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرو۔ اور اس پر نادم ہو۔ کہ نادم ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ اور خدا کی طرف سے جو آواز آئی ہے [illegible] و۔ اور خدا کے ہاتھ کو پکڑو۔ تا کہ تم [illegible]

مولوی محفوظ الحق علمی و منشی مہر محمد خاں شہاب اور ماسٹر اللہ دتا المعروف عبد الصمد عمر کا

جماعت احمدیہ سے اخراج

ناظرین الحکم نہایت حیرت سے ان بالا کو پڑھینگے کہ مولوی **محفوظ الحق** علمی جو جماعت احمدیہ کے ایک مبلغ اور منشی **مہر محمد خاں** صاحب جو اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے نام سے جماعت احمدیہ میں شناخت کئے جاتے تھے۔ **جماعت احمدیہ** سے کیوں خارج کئے گئے ہیں؟ اس کا نہایت مختصر جواب تو یہ ہے کہ

یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے غداری اور بیوفائی کی سزا ہے

کسی قوم یا جماعت کا نظام اور شیرازہ اسی حالت میں درست اور مضبوط رہ سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو قومی لباس پہن کر اور اپنے بن کر جماعت کے شیرازہ کو کسی نہ کسی طرح توڑنے کی مخفی تجویزیں کریں۔ ان کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔ ایسے **غداروں** کو جو ملکی اور ملی اور **مولوی** [illegible] جرائم کے لحاظ سے پھر بھی ان سزاؤں کو کم سمجھا جاتا ہے مگر ہماری تعزیرات کی انتہائی حد یہی ہے کہ

ایسے غداروں کو جماعت سے خارج کر دیا جاوے اور اُن سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے

خدا تعالےٰ نے اصلی جماعت کو ایک ہاتھ پر (جو خود اسی کا ہاتھ کہلاتا ہے) اکٹھا کیا۔ اب جو شخص کسی طریق سے اس جماعت کے اتحاد اور امن میں بار بن کر توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے غدار کا تعلق [illegible] ہمارا کیا تعلق باقی رہ سکتا ہے؟

مولوی محفوظ الحق علمی اور اس کے رفقاء کے متعلق معتبر ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے ایک مخفی سوسائٹی کے طریق پر بہائی عقائد کی اشاعت کا انتظام کیا ہے۔ اور اس طرح پر وہ جماعت کے امن اور انتظام میں خلل پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس اطلاع پر خوب غور اور فکر کرنے کے بعد حضرت **خلیفۃ المسیح** نے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا۔ جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مفتی صادق صاحب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور میاں محمد شریف صاحب ای اے سی رخصتی پر مشتمل تھا۔ اس کمیشن نے پوری دیانت اور دردمندی سے ان الزامات کی جو مولوی محفوظ الحق صاحب اور اس کے رفقاء پر لگائے گئے تھے تحقیقات کی اور وہ الزامات نہ صرف شہادت سے بلکہ مولوی صاحب

کے اپنے بیان سے صحیح ثابت ہوئے اگرچہ ان کے بیان کے بعد کسی تائیدی شہادت کی ضرورت نہ تھی۔ مگر کمیشن نے پوری شہادت بھی قلمبند کی اور ۱۷ مارچ ۱۹۲۴ء کو سارا دن فجر کی نماز کے بعد سے لیکر رات کے گیارہ بجے تک یہ تمام کارروائی ختم کی گئی۔ اور آخری رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور پیش کی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اس رپورٹ پر خود غور فرمایا۔ اور پھر مجلس مشورے منعقد کر کے اس میں پیش کیا۔ جس نے تمام واقعات اور حالات پر غور کر کے نہایت افسوس اور دلی رنج کے ساتھ

اخراج از جماعت کی سزا دی

اور ۱۸ مارچ کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک عام جلسہ جماعت کا طلب فرمایا۔ اس میں مولوی **محفوظ الحق** علمی صاحب کا بیان اور کمیشن کی رپورٹ خود پڑھ کر سنائی۔ جس میں مولوی صاحب کے عقائد کا بھی انہیں کی زبان سے اظہار تھا کہ **بہاء اللہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے تحویل قبلہ اب عکہ کی طرف ہو چکی ہے روزے فرض نہیں۔ پانچ نمازیں فرض نہیں۔ قرآن شریف کے بعض احکام تبدیل ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے عقائد کا انسان سلسلہ میں کب داخل رہ سکتا ہے۔ وہ تو اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔ غرض حضرت خلیفۃ المسیح نے ان واقعات اور حالات کو بیان کرنے کے بعد اعلان کیا کہ

مولوی محفوظ الحق علمی اور مہر محمد خاں اور ماسٹر اللہ دتا کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی اس جلالی تقریر میں ان تائیدات کا بھی اعلان کیا۔ جو خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کی ہمیشہ سے کرتا آیا ہے۔ اور آج بھی اس کی تائیدات اسی طرح جاری ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ **بہاء اللہ کے جانشین کو میرے مقابلہ پر لاؤ تا معلوم ہو۔ کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔**

آپ کی یہ تقریر مفصل شائع ہو جائیگی۔ اس اعلان کا ہونا چونکہ ضروری تھا۔ میں نے مختصراً لکھ دیا ہے۔ گو قدرتی طور پر ہم کو رنج ہے کہ یہ لوگ ہماری جماعت سے کاٹے گئے۔

مگر یہ **قدرتی علاج** ہے جو لوگ اسلام کے دشمن ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی اس طرح پر توہین کا ارتکاب کریں۔ اور ایک **غدار** کی طرح سے ہمارے بن کر دھوکہ دیں۔ ایسی کالی بھیڑوں کا خدا کی جماعت میں کوئی کام نہیں۔

بلکہ کسی مہذب سوسائٹی میں انکا حصہ نہیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کے بدلے میں ایک جماعت لائیگا۔ اور ایسے لوگ لائیگا جو اس طرح کی **غدارانہ** سپرٹ نہ رکھتے ہونگے۔ بلکہ سلسلہ کے لئے اپنی مخلصانہ زندگی کا نمونہ ہونگے۔ کیونکہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی توجہ کیلئے

جناب مولوی فاضل ایڈیٹر اہل حدیث

السلام من اتبع الھدیٰ

حضرت نبی کریم رسول رب العالمین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

الدین نصیحۃ الخ دین اسلام خیر خواہی کرنا ہے۔

راقم خاکسار نے سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی محمدی بیگم والی کے سچا ہونے کو سلطان محمد کے لکھنے پر آپ نے مانا ہے۔ راقم خاکسار کی تحریر پر توجہ فرماویں۔ انشاء اللہ تعالےٰ بحوالہ وقوعہ پیشگوئی مذکورہ بالا آپ سمجھ لینگے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائیگا رب ارحم۔ آپ کسی شخص کی نسبت کہیں چونکہ اس نے میرے مقابلہ میں شوخی چھوڑی اس لئے مرنے سے بچ گیا۔ مگر آپکے اور دشمن آپکو اس بات میں جھوٹا کذاب مفتری یقین کریں تب آپ اپنی راستبازی اپنے ثابت کرنے کیلئے ان دشمنوں سے کیسے کرا گے میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو اس کو پھر مقابلہ میں شوخ اور مکذب بنا کر اور اشتہار دلا کر اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو۔ پھر اگر وہ بچ گیا تو پھر میں جھوٹا ہوں۔ اسی طرح حضرت صاحب نے بھی کیا۔ آپکی یہ بات فیصلہ کن آپ کے تمام دشمن سنکر محزون الدم ہو گئے باوجودیکہ آپ نے اس کام کیلئے علی الاعلان بذریعہ اشتہار شائع کیا اور برانگیختہ کیا ابھارا کیا۔ لیکن مقابلہ پر کوئی نہ آیا۔ دشمن ہرگز آپکا یہ فیصلہ ناطق پڑھکر دلیری نہ کر سکے۔ بلکہ خدا تعالےٰ سے بے توفیق رہے بلکہ آپکی تائید حیاۃ مجبوس الدم ہو گئے۔ اب آپکی وفات پر مشتمل کر بعد از جنگ بر کلہ خود باید زد کی حالت میں سنجے واویلا کا شور مچایا اب بتائیے آپکی زندگی کا وہ خاموش دشمن صرف اس دعا علیہ کیطرح جو علیحدہ اپنی جگہ پر آپکو جھوٹا کہنے پر باقی بنا تا ہے۔ کیا اپنی سچائی ثابت کر سکتا ہے۔ اور کیا یہ طریق فیصلہ ناطق ہو گا۔ اور کیا دانا پینا انسان اس طریق کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق سمجھکر تعمیل فیصلہ کریگا

آریہ سماج آگرہ کے حلق میں کانٹا اور ناک میں دم

آگرہ میں یکم مارچ کو آریہ سماج کا جلسہ سالانہ تھا۔ ہم جلسہ میں گئے۔ سناتنی صاحبان آریہ سماج کے عقائد پر سوالات کرتے تھے۔ مولانا خواجہ جلال الدین صاحب شمس نے بھی سوالات کے لئے اجازت چاہی۔ صدر جلسہ نے جواب دیا۔ کہ سوال و جواب کا وقت ختم ہو گیا۔ لہٰذا وقت نہیں مل سکتا۔ ہم نے کہا کہ جلسہ کے بعد کوئی وقت دیدیں۔ صدر جلسہ نے کہا کہ تحریر بھیجدیں۔ چنانچہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر آگرہ کیطرف سے ۱۲ قرقہ لکھا گیا۔ منتری آریہ سماج نے جواباً لکھا۔ کہ ۸ مارچ کو آریہ مسافر کی یادگار میں جلسہ ہے۔ اسدن دو گھنٹے ۱½ بجے سے ۱½ تک دیئے جاویں گے۔ ہم مقررہ وقت پر جلسہ میں پہنچ گئے۔ صدر جلسہ نے کہا کہ تقسیم اوقات یوں ہو گئی کہ پانچ منٹ آپ کو دیئے جاویں گے۔ اور دس منٹ ہم لینگے۔ مولانا شمس صاحب اسی طرح مناظرے ہر جلسہ کیا کہ مناظرات میں مساوی وقت ہوا کرتا ہے۔ اور دوسری بار سائل بھی جیب ہو جاتا ہے۔ مگر اس کو تسلیم نہ کیا گیا۔ آخر اس خیال سے کہ انکار نہ کر دیں۔ اس کی یہ شرط مان لی گئی۔ آریہ سماج کی طرف سے پنڈت کالی چرن صاحب نے پچھلے دنوں اخباروں میں شور مچایا تھا۔ اور علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ مگر جب منظور کیا گیا۔ تو پھر ایسے خاموش ہوئے۔ کہ چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند کی مثل ان پر صادق آتی تھی۔ آریوں کی طرف سے مناظر مقرر ہوئے۔ چند باتیں برائے افادہ ناظرین بطور مطالعہ کے درج کی جاتی ہیں۔

خواجہ شمس۔ مندرجہ ذیل احکام میں کیا حکمت ہے بھوری آنکھوں والی عورت سے شادی نہ کی جاوے کیوں نہ کی جاوے اسمیں کیا نقص لازم آتا ہے۔

پنڈت۔ مساوات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کالی آنکھ والا مرد کالی آنکھ والی سے کرے۔

شمس۔ یہاں بطور قانون کے بیان کیا گیا ہے۔ جو کالی اور بھوری آنکھ والے آریہ مرد دونوں کے لئے ہے۔ کہ وہ بھوری آنکھ والی عورت سے شادی نہ کریں۔ اگر کالی آنکھ والا مرد اس سے شادی کرلے تو نقص کیا ہے۔

پنڈت۔ جواب ندارد۔

شمس } جو مرد کی نسبت زیادہ لمبی چوڑی ہو۔ اس سے شادی نہ کرے۔ نہ کرنے میں کیا حکمت مدنظر رکھی گئی ہے۔

پنڈت } اگر مرد کی نسبت لمبی چوڑی ہو۔ تو وہ طاقتور ہوگی کہیں غصہ ہو جاوے تو وہ تین چپت رسید کردے۔

شمس } اگر مرد لمبا نہ ہو۔ مگر لمبی عورت سے مضبوط ہو جو تو جائز ہے۔؟ معلوم ہوتا ہے اپنے جیسا نمونہ دونوں کو سمجھ لیا ہے۔ مرد عورتوں سے مضبوط ہوا کرتے ہیں۔

پھر سوامی صاحب لکھتے ہیں کہ نیوگ سے جو تیسرا خاوند ہوتا ہے اسکا نام وہ جو بہت سی حرارت والا ہو نیکے لگتی ہے۔ یہ کیسے معلوم ہوا۔ کہ جو تیسرا نیوگی ہوگا اسمیں حرارت زیادہ ہوگی۔ کیوں چوتھے کا یا پہلے کا اگنی نام نہیں رکھا گیا۔

پنڈت۔ نیوگی طاقتور تلاش کرنا چاہیئے۔ اسلئے تیسرے کا نام اگنی رکھا گیا

شمس۔ کیا پہلا کمزور تھا۔ اسکا نام اگنی کیوں نہ رکھا۔ پھر تیسرے کے بعد جو گیارہ تک خاوند ہیں۔ انمیں سے کسی کا نام اگنی کیوں نہیں رکھا۔ یہ سوال کیا تھا۔ ایک کانٹا تھا جو پنڈت صاحب کے حلق میں ایسا پھنسا کہ نگلنا دشوار ہو گیا۔ پنڈت صاحب بہت سٹ پٹائے تڑپ کر دے۔ مگر کیا ہو سکتا تھا۔ پنڈت صاحب کا ناک میں دم کر دیا۔ خواجہ صاحب نے کہا کیا خوب کہا ہے ظرافیخ اخباروں نے ناک میں دم عاشقوں کا معشوقوں کی ادا سے اور آریوں کا قادیانی عطا سے۔ اسکے علاوہ اور کئی بیسیوں سے اعتراضات کئے گئے۔ مثلاً روح و مادہ کو قدیم ماننے سے خدا تعالےٰ کو محتاج ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ بغیر روح و مادہ کے کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسی لئے سوامی جی اپنے پرمیشور کی مثال کمہار اور مٹی سے دیتے ہیں۔ پس ایسا پرمیشور حقیقی پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ پھر تناسخ کو صحیح ماننے سے کمزور۔ کیونکہ معمولی سے قصور پر روح کو قید خانہ سے قیدی کو نکلنے نہیں دیتا۔ مگر آپ کا پرمیشور ایسا کمزور ہے۔ کہ وہ مکھی وغیرہ کے قالب میں انسانی روح کو سزا دینے کیلئے بھیجتا ہے۔ مگر مسلمان ذبح کر کے اُسے آزاد کر دیتے ہیں۔ پھر لازم آتا ہے کہ ایسے خدا کی خدائی انسان کے ہاتھ میں آجائے۔ مثلاً ایک شخص نے ایسے گناہ کئے۔ جن کی پاداش میں اُسے مچھر بننا چاہیئے۔ یا سڑی ہوئی دال کا کیڑا بننا چاہیئے۔ پس ہم اگر گدھے اور گھوڑی کا میل نہ کرائیں۔ یا دال کو سڑنے نہ دیں۔ یا کپڑوں کو صاف رکھیں۔ اور جوئیں نہ پڑنے دیں۔ تو اس صورت میں ایسے جرم والے اشخاص کی جون کا تمہارا پرمیشور کیا انتظام کر سکتا ہے۔ اسیطرح شیر کی جون میں ڈالکر خود پاپ کرواتا ہے۔ پھر سوامی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر مرد نہایت ستانیوالا ہو تو عورت اسکو ترک کر کے دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اسی بیاہ شدہ خاوند کے لئے جائداد کی وارث اولاد پیدا کرے۔ اب یہ علاج تو آگ پر مٹی کا تیل ڈالنے کی طرح کا ہے۔

ایک خاص بات } پنڈت صاحب ایسے حواس باختہ ہوئے کہ منہ سے درست الفاظ بھی نہیں نکال سکتے تھے۔ آخر تنگ آکر کہنے لگے کہ اگر مجھے بھی قرآن مجید پر اعتراض کرنے کا موقع ملے۔ پھر دیکھو کیسی خبر لیتا ہوں۔ انکے یہ الفاظ سُنکر لوگ ہنسنے لگے۔ پھر احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی نامبارک کوشش کرنے لگے۔ مگر مسلمانوں نے کہا کہ تم اپنے حلق کا کانٹا نگلنے کی فکر کرو۔ خواجہ صاحب نے کہا۔ سب سے پہلا شخص تو سوامی دیانند ہے۔ جس نے قرآن مجید پر اعتراضات کئے۔ اور خدا تعالیٰ کی آیات سے ٹھٹھا کیا۔ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ اللہ کی آیات سے ہنسی اور ٹھٹھا کرنا جاہلوں کا کام ہے۔ سو وہ بات سوامی صاحب کے معترض بننے سے پوری ہو گئی۔ کیونکہ سوامی صاحب لکھتے ہیں۔

"بھلا یہ کوئی بات ہے۔ کہ قرآن کی سورتوں جیسی اور سورت نہ بن سکے۔ کیا اکبر بادشاہ کے وقت مولوی فیضی نے ایک نقطہ قرآن نہیں بنا لیا تھا۔"

اب بیٹھے ایسا کہنے والے کے متعلق فتویٰ کسی مسلمان کی طرف سے نہیں نہ ہی کسی سناتنی کی طرف سے۔ بلکہ انکے جان نثار شیدائی کا فتویٰ جسکی یادگار میں آج جلسہ منایا جاتا ہے۔ وہ کون پنڈت لیکھرام لکھتا ہے "یہ ہمنوکی نسبت الہامی ہونیکا دعویٰ ایسا ہی بے بنیاد ہے جیسا کہ فیضی کی بے نقط کتاب موارد الکلام کو فیضی کا قرآن جانتا۔ حالانکہ سوائے چند جہلاء کے کوئی عالم اسکا قائل نہیں۔" (کلیات آریہ مسافر)

(اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے) سوامی دیانند صاحب بقول پنڈت لیکھرام جامہ سے باہر ہوتے ہوئے اپنے کپ میں کھلبلی مچانے لگیں۔

پھر پنڈت لیکھرام کی چھان بین شروع ہوئی۔ پنڈت صاحب نے جو پیش گوئی کی تھی اسکا ذکر ہو چکا ہے۔ اسلئے ہوائی سناتنی مانند لیکھرام کے خواجہ صاحب کی عوض سے ناواقف تھے۔ اسلئے ہوائی سناتنی مانند لیکھرام کے خواجہ صاحب کہا پنڈت صاحب نے بھی آریہ سماج کی طرح تسلیم کر لیا۔ اور یہ کہہ دیا کہ سنی سنائی بات لکھدی جس شخص کا یہ دعویٰ ہو کہ اسوقت میں تمام دنیا کے مقابلہ پر مسلح ہو کر آیا ہوں۔ اور تمام قرآنوں کا رد میرے ہاتھوں پر مقدر کیا گیا ہے۔ وہ دوسرے مذاہب کی تردید اس باتوں کی بنا پر کرتا ہے جو بالکل بے بنیاد ہیں۔ اس سے بڑھ کر کون جاہل ہو سکتا ہے۔ اور نیز قرآن مجید کی صداقت ظاہر ہوئی۔

پنڈت صاحب دوران تقریر میں کہا کہ جیسے کوئی بیمار ہو کر ہماری اصلاح کو سوامی صاحب نے فیضان جاری ہے ایک بیمار ہو سکتے ہیں۔ صد ہزاران اپنے سیم و زر دیں چاہ دفن ہاں بیچ ناصری شاہ دم اور مشو۔ اسوقت بھی ایک خادم آنحضرت کی اصلاح کیلئے آیا۔ وہ کون حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی جنہوں نے پنڈت لیکھرام کو کہا۔ کہ تو حضرت کی نسبت بدزبانی اور دشنام دہی سے رکجا۔ اور نصیحت کی کرالے دشمن نادان و بے راہ بترس از تیغ برّان محمد کہ مردہ باز نہ آید۔ آخر آپنے پیشگوئی کی کہ چھ سال کے عرصہ میں ہلاک ہو جائیگا۔ پنڈت لیکھرام نے بھی بالمقابل پیشگوئی کی۔ کہ آپکا تین برس کے اندر خاتمہ ہو جائیگا۔ اور آپکی ذریت بالکل منقطع ہو جائیگی۔ اسکی پیشگوئی تو غلط ہوئی۔ مگر لیکھرام حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق قتل ہوا۔ اور ایک بیوی اور ایک بچہ چھوڑا۔ اسکا بچہ بھی جلد مر گیا۔ اسکی بیوی کا بیوگ کرنا لکھا گیا ہو گا۔ تا اسکی اولاد باقی رہے۔ مگر یہ بھی کچھ پیدا نہ ہوا۔ پنڈت صاحب نے کہا کہ پیشگوئی کی تاریخ کی تھی۔ مگر یہ پانچ کو مارا خواجہ صاحب نے کہا سوامی صاحب تو جاہل بنے تھے پنڈت صاحب بھی جاہل بن گئے۔ یہ بھی اپنی کتابوں سے ناواقف ہیں دیکھو کلیات آریہ مسافر کا مقدمہ جو سوامی دیانند نے لکھا ہے اسمیں صاف لکھا ہے کہ ۱۸۹۷ء کو ایک فتنی الطبع مسلمان آیا۔ اور پیٹ میں چھری گھسیڑ کر چلا گیا۔ اب تو پنڈت صاحب کے ہوش بجا ہو جاتے رہے۔ یہ بحث برابر دو گھنٹے تک جاری رہی مقام مناظرہ حاضرین سے پُر تھا کوئی بیٹھنے کی جگہ نہ رہی تھی۔ آخر وقت ختم ہوا۔ پنڈت جی کی جان چھوٹی ہم حیران تھے کہ یہ وہی پنڈت کالی چرن ہیں جن کی مدح سرائی میں ہمارا آریہ دوست زمین و آسمان کے قلابے ملایا کرتے تھے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا۔

مسلمان اسلام کی اس فتح پر پھولے سماتے تھے۔ چنانچہ انہوں اسی وقت مولانا شمس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور نعرہ اور اشتیاق کے ساتھ [illegible]

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظ فانہ من الاسرار المخفیہ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویات کا سلسلہ شروع کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانے والی اور دوائی اس کے برابر دُنیا میں کم میسّر ہو سکے گی۔ بلا ریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے۔ خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہ ہو۔ دودھ جس قدر بھی پیا جاوے ہضم ہو جاتا ہے۔ اس کے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور محافظ حرارت غریزی ہے۔ دماغ دل وجگر اور گردہ و مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اس کے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ دوائی سینکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے بسکار دوش کرنے والی ہے قیمت فی شیشی جس میں فقط تین رتی دوائی ہوگی۔ مبلغ دس روپے علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے۔ پرہیز کیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔ غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نہ کریں۔

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں اس لئے جب تک میرے پاس کم از کم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائیں گی میں دوائی تیار نہ کر سکوں گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جائے بلکہ اس سے میرا منشا محض درخواست خریداری سے ہے کیونکہ یہ دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آج تک سینہ بہ سینہ چلی آئی ہے۔ جس کی تین رتی تمام عمر کے لئے کفایت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اس کی قیمت کے تعین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی تیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں سردست دفتر الحکم کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

منیجر اکسیر الاجسام مکان دفتر الحکم قادیان

سیرۃ المہدی

بہت جلد چھپکر دفتر میں آنیوالی ہے اس لئے احباب بہت جلد درخواستیں دفتر الحکم کے پتہ پر روانہ کر دیں۔

منیجر اخبار الحکم قادیان

مشکلیں آسان ہیں دکھ دیتے ہیں

معجون شاہی یا اکسیر چہل بیان: یہ معجون ہر قسم کی [illegible] کی کمی کو بیحد اور مخت کے معدہ دماغی نے [illegible] کرتی ہے [illegible] ی [illegible] ایلعظم خاص بڑی توجہ [illegible] حفظ دماغی پیدا کرتی اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقع ایک اکسیر ہے۔ اور بطفیل یہ کہ باوجود نمک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ یعنین کی بداعتدالی اور غلطکاریوں کے جملہ بدنتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی پاؤ [illegible]

۲۔ **روغن اکسیر اعصاب:** بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی ملا کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسلی کے ازالہ کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ **کشتہ طلائی:** جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے تیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کر کے اسکی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب مجربات اعظم سے مختصر اقتباس کرنا ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے۔ بدکریہ ہے سوزش دل و دماغ حرارت غریزی کو تقویت دینے والا فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی خفقان توحش ہم و حزن جنون سوداوی صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب غریب چیز ہے اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ قیمت فیتولہ ۱ر اور سینکڑہ خوراک ۵ر

۴۔ **حب مقوی اعصاب:** یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مہینوں کے بعد مایوس المعالج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں قیمت فی سینکڑہ صرف ایک روپیہ میں ۱۶ گولی

۵۔ **اکسیر سوزاک:** سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہنے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کا ۱ر

۶۔ **سرمہ مروارید:** یہ سرمہ بصارت کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ جو لوگوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کیلئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے لکھوں کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیونکہ یہ نہایت قیمتی اجزاء مروارید و مرجان وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للٹھ روپیہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانہ تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ آپ کی بعض دوائیں استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیاری کی۔ اور یہ دوائیں بہتوں کے لئے مفید ہوئی۔ (مرزا محمود احمد)

پتہ ۔۔۔ حکیم نجم الدین امرتسری گوجرانوالہ